روداد بین الاقوامی سیمینار

حرمین کے سفر نامے جدید تحدیات کے تناظر میں

منعقدہ ۲۴۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۷ء

مرتب: ڈاکٹر محمود الحسن عارف

عالمی رابطہ ادب اسلامی' پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا یہ بین الاقوامی سیمینار پانچ نشستوں پر مشتمل تھا. جن کی تفصیل حسب ذیل ہے.

افتتاحی اجلاس

یہ اجلاس الحمرا آرٹ سنٹر ہال نمبر ۲' میں ہوا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی' جو گذشتہ شام ہی لکھنو (بھارت) سے لاہور پہنچے تھے' اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے' وہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۷ء ساڑھے نو بجے الحمرا ہال نمبر ۲ میں تشریف لائے۔ سردار فاروق احمد خان لغاری (صدر پاکستان) بھی' جو اس اجلاس کے صدر تھے قریباً ساڑھے دس بجے الحمراء ہال پہنچے تو اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز کیا گیا.

قرآن حکیم کی تلاوت و ترجمہ پیش کرنے کی سعادت قاری سید صداقت علی نے حاصل کی۔ انہوں نے سورۂ الرحمٰن کی ابتدائی آیات کی تلاوت اپنے مخصوص انداز میں کی' جن میں علم و دانش کو عطیۂ نعمت الٰہی قرار دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہی آیات عالمی رابطہ ادب اسلامی کے "مونوگرام" پر رقم ہیں.

ہدیہ نعت سید محبوب علی ہمدانی نے پیش کیا. جس کے بعد صدر رابطہ ادب اسلامی پاکستان ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا' جس میں انہوں نے صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری' مولانا ابوالحسن علی ندوی اور دیگر مہمانوں کی اس سیمینار میں آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اہداف کا تذکرہ کیا.

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (ناظم اعلی عالمی رابطہ ادب اسلامی' مرکزی شاخ) نے' جو مولانا علی میاں صاحب کے ہمراہ گزشتہ روز ہی لاہور میں تشریف لائے تھے' خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے' جس میں انہوں نے پاکستان میں عالمی رابطۂ ادب اسلامی کی کارگردگی کو سراہا اور اس علمی مذاکرے کے موضوع اور اس سے متوقع نتائج کے متعلق اظہار خیال فرمایا۔ اس کے بعد عالمی رابطۂ ادب اسلامی کے بانی صدر اور اس نشست کے مہمان خصوصی مولانا ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم نے اس علمی مذاکرے کی مناسبت سے فی البدیہہ تقریر فرمائی' جس میں آپ نے عالمی رابطہ ادب اسلامی کی پاکستان شاخ کو اس سیمینار کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور رابطہ ادب اسلامی کے پس منظر کو اجاگر کرتے ہوئے دعوت اسلامی کے طریقے کار پر مختصر' مگر جامع گفتگو فرمائی.

مولانا نے اپنے خطاب میں لاہور میں اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے بتلایا کہ "وہ اس شہر میں کئی مرتبہ آچکے ہیں' یہ شہر ان کے محبوب شاعر علامہ اقبالؒ کا شہر ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ انہوں نے حکیم الامت علامہ اقبالؒ کی ایک نظم کا عربی ترجمہ سولہ برس کی عمر میں کیا تھا' جب وہ علامہ اقبالؒ سے ملے تو انہیں ان کی بات پر یقین نہ آیا تو علامہؒ نے ان سے بہت سے سوال کیے' جس کے بعد انہیں ان کی بات پر یقین ہو گیا۔ اس طرح ان کی اقبال سے شناسائی ہوئی جو روز بروز بڑھتی گئی. پھر اللہ تعالی نے مجھے یہ سعادت بخشی کہ میں اقبالؒ کو عرب دنیا میں متعارف کراؤں۔ "اللہ" کا شکر ہے کہ ان کی کتاب "روائع اقبال" کو عرب دنیا میں پذیرائی نصیب ہوئی.

بعد ازاں انہوں نے سورۂ النحل کی آیت ۱۱۶ سے ادب اسلامی کی حقیقت و ماہیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں ارمغان حجاز میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے خوبصورت اشعار پر اپنی گفتگو کو ختم کیا۔

بعد ازاں اس نشست کے دوسرے مہمان خصوصی میاں محبوب احمد (چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان) نے نہایت خوبصورت الفاظ میں اپنا مقالہ پیش کیا اور مختلف کتابوں سے اقتباسات پیش کرتے ہوئے حرمین کے سفر ناموں سے متعلق دلچسپ تاثرات بیان فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ

> ہر سال ۵۰ لاکھ مسلمانوں کا حج کے لئے جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ملت اسلامیہ کا مرکز سے رشتہ مضبوط ہے' ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری امت کو عالم کفر کے مقابلے میں متحد کیا جائے اور حج کو مسلمانوں کی اقوام متحدہ (United Nations) میں بدل دیا جائے' "مرکز گریز" اور "اسلام مخالف" قوتوں کو دندان شکن جواب دینے کے لئے در مصطفیٰ سے کامل وابستگی کی ضرورت ہے یہی وہ چراغ ہے جس سے کفر کی ظلمتیں لرزاں ہیں۔

تقریب کے آخر میں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جس میں انہوں نے پاکستان میں عالمی رابطہ ادب اسلامی کے قیام اور اس کی ادبی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے مستقبل میں اس کے کام کرنے کی نوعیت اور طریقہ کار سے متعلق چند مفید مشورے بھی دیئے۔ صدر مملکت نے فرمایا کہ :

> عالم اسلام کو اس وقت کسی زبردست علمی اور فکری تحریک اٹھانے اور ثقافتی انقلاب لانے کی ضرورت ہے' اس سے عالم اسلام ایک طرف تو حقیقی اسلامی تعلیمات سے قریب تر ہو جائے گا' دوسری طرف اس سے دنیا کے سامنے اسلامی تعلیمات پرکشش انداز میں پیش کی جا سکیں

گی۔ جو انسانی اذہان و قلوب پر اثر کر سکیں گی۔

انہوں نے عالمی رابطۂ ادب اسلامی کے اغراض و مقاصد کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے مزید فرمایا!

ایسا ادب جو انسانیت کے عظیم تر مقاصد کی آبیاری کرنے کی بجائے، محض ذہنی لذت اور تفریح تک محدود ہو جائے وہ نہ تو پائیدار ہوتا ہے اور نہ ہی اسے اعلیٰ ادب قرار دیا جاسکتا ہے۔ ادب "تعمیر انسانیت" کا وسیلہ ہے اور جب شاعری یا نثر تعمیری مقاصد سے روگردانی کرنے لگے تو اسے ادب کا نام نہیں دیا جاسکتا، آج بظاہر دنیا سائنسی اور مادی ترقی کی معراج پا چکی ہے، مگر جن معاشروں میں مادی ترقی عروج پر ہے وہ شدید اخلاقی زوال میں مبتلا ہیں اور ان کی ملت روحانی سسکیاں لے رہی ہے۔ اس وقت دنیا میں انسانوں کے مابین ایک خوفناک جنگ جاری ہے اور عالم اسلام اس سے نظریں نہیں چرا سکتا، کیونکہ عالم اسلام اس وقت اپنے معاشرے کی تشکیل نو میں مصروف ہے، اس لئے کہ ایک طرف تو مغربی میڈیا کی یلغار ہے اور دوسری طرف اشتراکیت کے عملی خاتمے کے بعد مغرب اسلام کو اپنا حریف سمجھنے لگا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی معاشرے میں داخلی طور پر توڑ پھوڑ شروع ہے، ان تمام مسائل کے حل کے لئے عالم اسلام کو اپنی منزل کا از سر نو تعین کرنا ہے۔

صدر مملکت کے خطبۂ صدارت کے بعد رابطہ کے سیکرٹری جنرل کی درخواست پر صدر مملکت کی اس تقریب میں آمد کی یادگار کے طور پر مولانا ابوالحسن علی ندوی نے صدر مملکت کو اپنے دست مبارک سے شیلڈ پیش کی اور پھر صدر مملکت نے مولانا کو شیلڈ دی۔

تقریب کا اختتام دعا پر ہوا۔ دعا مولانا ابوالحسن علی نے کرائی۔

عالمی رابطہ ادب اسلامی نے اس "موقع" پر ہال نمبر ۳ کی گیلری میں کتابوں،

خصوصاً حرمین شریفین کے سفر ناموں کی ایک خوبصورت نمائش کا بھی اہتمام کیا تھا' صدر مملکت نے تقریباً ۱۲:۳۰ اس کا افتتاح کیا۔ نمائش کے انتظامات کی ذمہ داری سیکرٹری اطلاعات اورنگ زیب ملک (لائبریرین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور) نے احسن طریقے سے نبھائی.

نشست دوم :(۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۷ء شام ۴:۰۰ بجے تا ۷:۳۰)

عالمی رابطہ ادب اسلامی کے علمی مذاکرے کی دوسری نشست شام ۴ بجے عامر ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت راجہ محمد ظفر الحق (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور) نے فرمائی' جو اس کے لئے خصوصی طور پر اسلام آباد سے تشریف لائے تھے. جبکہ مہمان خصوصی مولانا سید محمد رابع حسن ندوی تھے۔ دیگر مہمانوں میں میجر (ر) زبیر قیوم' ڈاکٹر محمود احمد غازی (وائس پرنسپل بین الاقوامی یونیورسٹی' اسلام آباد) اور ڈاکٹر ابو بکر صدیق (ڈھاکہ یونیورسٹی' بنگلہ دیش) شامل تھے.

کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا' قاری سعید احمد (استاد جامعہ اشرفیہ) نے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد مقالات کا سلسلہ شروع ہوا' پہلا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی (ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز و ہیومینیٹیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی) نے پڑھا. ان کے مقالے کا عنوان تھا "اولین سفر نامۂ حجاز : جدید تحدیات کے تناظر میں" اس مقالے میں فاضل مقالہ نگار نے رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت اور سفر حجۃ الوداع کو جدید تحدیات کے تناظر میں موضوع سخن بنایا اور نہایت خوبصورت پیرائے میں جدید مسائل کے حل کے لئے اس سے عمدہ استنباطات پیش کئے.

بعد ازاں "حرمین کے اردو سفر ناموں کے علمی و ادبی اسالیب" کے عنوان سے ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے مقالے میں اردو ادب میں حرمین کے سفر ناموں کے جو مختلف اسالیب رائج اور متداول ہیں ان پر اظہار خیال فرمایا اور سفر ناموں کے مختلف ادوار کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ ڈاکٹر ظفر احمد

صدیقی (شعبہ اردو ہندو بنارس یونیورسٹی وارنسی بھارت) کے مقالے کا عنوان تھا "اپنے گھر سے بیت اللہ تک ایک منفرد سفر نامہ"۔ فاضل مقالہ نگار نے مولانا ابوالحسن علی ندوی کے "سفر نامے" کو اپنی تحقیق کا محور بناتے ہوئے اس کے اسلوب بیان پر گفتگو کی اور اس میں موجود اعلیٰ علمی و فکری پہلوؤں کو اجاگر کیا.

ماہر اقبالیات اور شعبہ اقبالیات جامعہ پنجاب کے صدر پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم نے علامہ اقبال کے "تخیلی سفر نامۂ حرمین پر" مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب نے علامہ اقبال کی کتاب "ارمغان حجاز" سے مختلف اقتباسات پیش کئے اور اسے ایک حقیقی سفر نامے کے روپ میں پیش کرتے ہوئے شاعر اسلام علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری' ان کے انداز بیان' ان کی قوت تخیلہ اور ان میں موجود تخلیقی صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کیا.

ایک مصری سکالر ڈاکٹر جلال السعید حفناوی (جواہر لعل یونیورسٹی' دھلی) نے "ابن جبیر الاندلسی اور عبدالماجد دریابادی کے سفر نامے قدیم اور جدید دور کا تقابلی جائزہ" کے عنوان سے مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب عربی الاصل ہونے کے باوجود بڑی روانی سے اردو بولتے ہیں اور یہ مقالہ ان کی اردو دانی کا واضح ثبوت ہے.

تقریب کے آخر میں تقریب کے مہمان خصوصی راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے صدارتی کلمات میں اس سیمینار کے فکر انگیز موضوع اور مقالہ نگاروں کے' علمی اور فکری اسالیب کے متعلق اظہار خیال فرمایا' انہوں نے تجویز پیش کی کہ عالمی رابطہ ادب اسلامی اپنے علمی مذاکرت میں خصوصاً نوجوانوں کو شامل کرے. انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ وزارت مذہبی امور پاکستان اس سیمینار کے اخراجات کا ایک حصہ ادا کرے گی۔ راجہ صاحب کے صدارتی کلمات کے بعد مولانا فضل الرحیم صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد نشست اختتام کو پہنچ گئی. اجلاس کے دوران میں بی۔بی۔جے پائپ انڈسٹریز کی طرف سے معزز شرکاء کی تواضع چائے اور لوازمات سے کی گئی.

تقسیم شیلڈز کی تقریب (پرل کانٹی نینٹل لاہور)

چونکہ قرآن و سنہ میں "محسنین" کے لئے اظہار تشکر پر زور دیا گیا ہے' اس لئے عالمی رابطۂ ادب اسلامی پاکستان نے اپنے کارکنوں اور اس سیمینار کے مہمانوں کی خدمات کو یاد گار بنانے کے لئے توصیف پراچہ (مالک پراچہ انڈسٹریز) کے تعاون سے خصوصی طور پر متعدد شیلڈز تیار کرائیں چنانچہ مؤرخہ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۹۷ء رات کو ۸ بجے "پرل کانٹی نینٹل" ہوٹل میں تقسیم شیلڈز کی تقریب ہوئی' جس میں گورنر پنجاب محترم شاہد حامد مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا. قاری سید صداقت علی نے تلاوت فرمائی. مولانا فضل الرحیم نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا. جس کا جواب دیتے ہوئے' گورنر پنجاب نے کہا کہ کائنات میں سب سے اعلیٰ وارفع مذہب اسلام ہے' اسلام نے عالمی تاریخ میں پہلی مرتبہ مساوات' اخوت اور انسانی بھائی چارے پر زور دیا ہے۔ اسلام انسانوں میں کسی بھی قسم کی تفریق' اونچ نیچ' یا ذات پات کو یکسر مسترد کرتا ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ آج کی انتشار زدہ دنیا میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی ان تعلیمات کو سامنے لایا جائے جس میں انہوں نے ہم سب کو انسان کے اصل مقام سے روشناس کرایا ہے.
انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں تو ہمارے معاشرے میں ایسی اخوت وجود پذیر ہو گی' جو ہمیں ایک ملت واحدہ میں ڈھال کر ایک جسم کی شکل دے دے گی.......... ان حالات میں رابطۂ ادب اسلامی جیسے اداروں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے' انہوں نے مزید فرمایا کہ رابطہ ادب اسلامی ایسے ادارے اس لئے بھی قابل تحسین ہیں کہ یہ ہماری توجہ اس شعبے کی طرف دلاتے ہیں جسے حضور ﷺ نے مومن کی گم شدہ میراث قرار دیا تھا' آج امت مسلمہ کی وحدت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے' اس لئے ضروری ہے کہ تمام مسلم ممالک کے ادیب اور دانشور باہم مل کر مسلمانوں کی فکری قیادت کا فریضہ سرانجام دیں اور اسلامی ادب کے ذریعے مسلمانوں' بالخصوص نوجوانوں کو اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور نصب العین کی جانب راغب

کریں.

اس کے بعد گورنر پنجاب نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے چیف جسٹس میاں محبوب احمد' رابطۂ ادب اسلامی پاکستان کے صدر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ڈین کلیۂ علوم اسلامیہ و عربیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' اسلام آباد ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی' وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ڈاکٹر انوار حسین صدیقی' عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمود الحسن عارف' شعبہ عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک' شعبہ عربی گورنمنٹ کالج کے سابق صدر شعبہ ڈاکٹر محمد خورشید الحسن رضوی' جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاد مولانا محمد یوسف خان' جامعہ نعیمیہ کے مہتمم ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی' خیر المدارس ملتان کے مہتمم قاری محمد حنیف جالندھری' عالمی رابطہ ادب اسلامی کے سینئر نائب صدر حافظ فضل الرحیم' بین الاقوامی سیمینار کے ناظم مہمانداری مولانا محمد اکرم کاشمیری' روزنامہ وفاق کے مدیر اعلیٰ اور سینئر رکن استقبالیہ کمیٹی بین الاقوامی سیمینار میاں مصطفیٰ صادق' ناظم جلسہ گاہ اکمل اویسی' ناظم نمائش کتب اورنگ زیب ملک' ندوہ العلماء (لکھنؤ) کے پرنسپل اور عالمی رابطہ ادب اسلامی کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی' استاد مدرسہ صدیقیہ (مکہ مکرمہ) مولانا عبدالحفیظ مکی اور سعید عنایت اللہ' عالمی رابطہ ادب اسلامی کے نائب صدر ڈاکٹر تحسین فراقی' رکن استقبالیہ میجر (ر) زبیر قیوم اور رکن استقبالیہ احمد حسین میاں کو شیلڈز دیں:.......... جس کے بعد دعا ہوئی.......... اور مہمانوں نے کھانا کھایا.

نشست سوم :(مؤرخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۷ ۹ تا ۱ بجے دوپہر)

عالمی رابطہ ادب اسلامی کے تحت ہونے والے بین الاقوامی علمی مذاکرے کی تیسری نشست عامر ہوٹل کے ہال میں منعقد ہوئی. اجلاس کے صدر یادگار اسلاف مولانا ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم اور مہمان خصوصی ڈاکٹر انوار حسین صدیقی (وائس چانسلر علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد) تھے.

اجلاس کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جس کے بعد مقالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے شعبہ اردو (پنجاب یونیورسٹی) کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اس نشست کے میزبان ڈاکٹر تحسین فراقی نے اپنا مقالہ پڑھا۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا "مولانا عبدالماجد دریابادی کا سفر نامۂ حجاز"۔ انہوں نے مولانا کے بیان کی ندرت اور مولانا کی قادر الکلامی کو سراہا' جس کے بعد ڈاکٹر امین اللہ وثیر (سابق ڈائریکٹر جنرل وزارت مذہبی امور سابق) نے "قیام پاکستان سے پہلے کے چند اردو سفر نامے" کے عنوان پر مقالہ پیش فرمایا۔ انہوں نے برصغیر پاک وہند کے اردو زبان میں لکھے گئے چند سفر ناموں کو موضوع سخن بناتے ہوئے بیان کیا کہ یہ سفر نامے قدیم ہونے کے باوجود بے حد معلومات افزا ہیں اور ان سے اس دور کی علمی اور سیاسی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اگلا مقالہ مولانا سید واضح رشید ندوی (استاد ندوہ العلماء لکھنؤ بھارت) کا تھا' جس کا عنوان "الرحلة الحجازية : مناهجها و اسلوبها" تھا' جس میں انہوں نے سفر نامہ ہائے حجاز کے اسالیب پر عربی زبان میں مدلل بحث فرمائی۔ اس کے بعد ڈاکٹر خالق داد ملک (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی اورینٹل کالج لاہور) نے اپنا مقالہ پڑھا۔ عنوان تھا "رحلة ابن جبیر الی الحرمین"۔ انہوں نے بتایا کہ اس سفر نامے میں' قدامت کے باوصف' حرمین کے متعلق بے حد قیمتی اور وقیع معلومات ملتی ہیں۔

اگلے مقرر ڈاکٹر محمود احمد غازی (نائب صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد) تھے۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا "منفرد سفر نامۂ حج: ارمغان حجاز" دور جدید کی تحدیات کے تناظر میں انہوں نے حکیم الامت کے خیالی سفر نامۂ حجاز میں موجود جدید چیلنجوں کے مقالے کے لیے مواد پر نہایت عمدہ انداز میں اظہار خیال فرمایا۔ اس مرحلے پر مولانا ابوالحسن علی ندوی' ضعف کی بنا پر' اٹھ کر جانے لگے' جانے سے پہلے آپ نے حرمین شریفین کے سفر ناموں کے موضوع پر مختصر' مگر جامع خطاب فرمایا۔ اس کے بعد نصف گھنٹے کا وقفہ ہوا' جس کے دوران میں حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی' جس کا اہتمام علامہ اقبال

لوین یونیورسٹی نے کیا تھا۔ اس کے بعد "ڈاکٹر انوار حسین صدیقی" کی صدارت میں اجلاس جاری رہا۔

اگلا مقالہ ڈاکٹر سید عبدالباری (شعبہ اردو لودھ یونیورسٹی بھارت) کا تھا. ان کے مقالے کا عنوان تھا "ماہر القادری بحیثیت سفر نامہ نگار 'کاروان حجاز کی روشنی میں" ان کے مقالے کو بھی حاضرین نے بے حد پسند فرمایا۔

مولانا نذر الحفیظ ندوی اگلے مہمان مقرر تھے' انہوں نے "علی طنطاوی کا سفر نامہ حجاز "اور مولانا عبدالماجد دریابادی کا سفر حجاز کا مقابلہ و مطالعہ" کے عنوان سے مقالہ پڑھا.

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نے شیفتہ کا سفر حرمین (مومن خان مومن کے نام ایک غیر مطبوعہ نادر خط) کے عنوان سے مقالہ پڑھا' جسے مقرر کے خصوصی انداز بیان اور مشتملات کے علمی اور فکری پہلوؤں کے باعث بے حد سراہا گیا.

سب سے آخر میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالباری (صدر عربی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) نے نواب صدیق حسن خان قنوجی کے سفر نامے "رحلة الصديق الى البيت العتيق" کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا' جس میں انہوں نے نواب صاحب کے اسلوب بیان پر اظہار خیال فرمایا.

تقریب کے آخر میں مہمان خصوصی ڈاکٹر انوار حسین صدیقی نے صدارتی کلمات ارشاد فرمائے. انہوں نے عالمی رابطہ ادب اسلامیہ کے تحت ہونے والے اس علمی مذاکرے کو سراہتے ہوئے کئی مفید تجاویز بھی پیش کیں.

نشست چہارم : مؤرخہ ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۹۷ء

رابطہ ادب اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دو روزہ بین الاقوامی علمی مذاکرے کی چوتھی نشست ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۹۷ء کو شام ساڑھے چار بجے عامر ہوٹل لاہور کے ہال میں شروع ہوئی۔ اس نشست کے صدر رابطہ ادب اسلامی ہندوستان کے ناظم

اعلیٰ کاروان ادب اسلامی کے مدیر اور بھارت کی معروف دینی درس گاہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی تھے۔ مہمانان خصوصی میں' سابق وزیر مذہبی امور مولانا سید وصی مظہر ندوی' علیگڑھ مسلم یونیورسٹی شعبہ عربی کے صدر ڈاکٹر عبدالباری ندوی اور بنارس ہندو یونیورسٹی (وارنسی) شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی اور جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن شعبہ قرات کے صدر مدرس قاری سید رشید الحسن ندوی تھے۔

اس نشست کی میزبانی کے فرائض زاہد منیر عامر (استاد شعبہ اردو' پنجاب یونیورسٹی اوری اینٹل کالج لاہور) نے انجام دیئے۔

اس نشست میں شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کے سینئر مدیر ڈاکٹر محمد امین نے "شاہ ولی اللہ کے سفر نامۂ حج" "فیوض الحرمین پر ایک نظر کے عنوان سے مقالہ پڑھا" جبکہ ڈھاکہ یونیورسٹی' بنگلہ دیش' کے شعبہ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر ابو بکر صدیق نے "ادب الرحلات الی الحرمین الشریفین" رویۃً ادبیۃً و دینیۃً کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاد مولانا محمد یوسف خان نے بعض افسانہ نگار اور ناول نگار خواتین کے "سفر نامہ ہائے حجاز" کا جائزہ پیش کیا۔ جبکہ ممتاز ماہر اقبالیات اور شعبہ اردو' اوری رینٹل کالج کے استاد ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے عبدالرحمٰن عبد کے چار جلدوں پر مشتمل سفر نامے "آنحضور کے نقش قدم پر" کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ مدینہ یونیورسٹی میں عربی کے استاد' جو ان دونوں جامعہ ملیہ اسلامیہ دھلی میں مہمان استاد کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں' پروفیسر اجتبیٰ ندوی نے نواب صدیق حسن خان قنوجی اور ان کے سفر نامۂ حج پر مقالہ پیش کیا۔ دیگر مقالہ نگاروں میں شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی (شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی جذب القلوب الی دیار المحبوب اور شیخ رفیع الدین مراد آبادی کا سفر نامۂ حجاز: ایک تقابل)' مولانا سعید احمد عنایت اللہ استاد

مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ (ادب رحلة الحرمین و تاثیره فی حیوٰة السلمین) اور ڈائریکٹر سیرت سٹڈیز سیالکوٹ پروفیسر عبدالجبار شیخ شامل تھے.

آخر میں صدر مجلس مولانا سید محمد رابع حسنی نے دعا کروائی' جس کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس موقع پر عامر ہوٹل کی انتظامیہ نے رابطہ کے مہمانوں کی چائے سے تواضع کی. ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر نے حرمین کے سفر نامے اور بلوچستان کے عنوان سے مقالہ ارسال کیا تھا' مگر وقت کی کمی کے باعث اسے پیش نہ کیا جاسکا یہ مقالہ مجموعہ مقالات میں شامل ہے.

اختتامی نشست (مورخہ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۹۷ء بمقام الحمراء ہال نمبر ۳)

دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کی اختتامی نشست کی صدارت پنجاب کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے فرمائی اور اس کے مہمانان خصوصی میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی' مفتی محمد حسین نعیمی (پرنسپل جامعہ نعیمیہ)' میاں مصطفیٰ صادق (مدیر اعلیٰ روزنامہ وفاق) اور میاں احمد حسین تھے۔ کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا' قاری امتیاز الرحمان تھانوی نے تلاوت فرمائی' اور نوجوان نعت خواں سلمان گیلانی نے ہدیۂ نعت بحضور سرور دوعالم ﷺ پیش کیا. اس موقع پر حافظ فضل الرحیم (سینئر نائب صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان) نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا' جس میں انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی اس نشست میں آمد پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی...... اس کے بعد تین قرار دادیں بھی متفقہ طور پر منظور کی گئی' جن میں سے پہلی قرار داد ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد) نے دوسری ڈاکٹر ضیاء الحسن ندوی (دھلی) نے اور تیسری زاہد منیر عامر (لیکچرر شعبہ اردو' اوری اینٹل کالج' پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے پیش کی' حاضرین نے ان کی توثیق فرمائی:

اس کے بعد مولانا ابوالحسن علی ندوی نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے پاکستان میں قائم عالمی رابطہ ادب اسلامی کے ارکان اور منتظمین کو اس سیمینار کی کامیابی پر مبارکباد دی اور اس سیمینار کو انتظامات کی عمدگی کے اعتبار سے ایک تاریخی سیمینار قرار دیا' صدر مجلس وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے چونکہ کسی اور تقریب میں جانا تھا اس لئے انہوں نے اجلاس کی کاروائی روک کر صدارتی خطبہ پڑھا' جس میں آپ نے عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اغراض ومقاصد کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور اس میں شرکت کرنے والے اہل علم اور اہل قلم کو وقت کے فتنوں خصوصاً فرقہ پرستی کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دی اور اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان کی حکومت فرقہ پرستی کے خلاف جنگ جاری رکھے گی' انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ علمائے کرام خود ساختہ حد بندیوں سے باہر نکلیں اور اپنی اخلاقی سیاسی اور فکری ذمہ داریوں کو محسوس کریں............انہوں نے مزید کہا کہ اب جبکہ بیسویں صدی اختتام کو پہنچنے والی ہے اور تمام دنیا ایک ولولہ تازہ کے ساتھ اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی تیاریاں کر رہی ہے مسلم امہ کو اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہونا چاہئے' انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس حقیقت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ قوموں کی زندگی اور ان کے عروج وزوال کا بہت گہرا تعلق علوم وفنون کی موزوں طریقے پر تعلیم و تدریس اور ان کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد میں مضمر ہے' اس لئے ہمیں اس میدان میں پورے اعتماد کے ساتھ اترنا چاہئے۔

اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف اٹھ کر چلے گئے اور اجلاس مولانا ابوالحسن علی ندوی کی صدارت میں جاری رہا۔

اس موقع پر حیدر آباد سے آئے ہوئے مندوب اور سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جناب وصی مظہر ندوی نے تاثرات پیش کئے اور قطر کے مہمان ڈاکٹر خالد حسن ہنداوی نے عربی نظم پیش کی' جس میں انہوں نے اس سیمینار اور اس کی مختلف نشستوں کے متعلق

عمدہ انداز میں اظہار خیال فرمایا۔ ان کی نظم کا اردو ترجمہ ڈاکٹر خالق داد ملک نے پیش کیا.
جس کے بعد مولانا ندویؒ کی دعا پر اجلاس برخاست کر دیا گیا.

اختتام

مجموعی طور پر یہ علمی مذاکرہ بہت کامیاب رہا. عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا. کراچی تک کے لوگ اپنے خرچ پر سیمینار میں شریک ہوئے اور اس کے مختلف جلسوں میں شرکت کی.